سوال

(87) ہڈیوں یا غیر حاضر میت پر جنازہ کا کیا حکم ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارا بھائی گزشتہ ۲ سال سے لاپتہ تھا۔ جس کی عمر ۳۲ سال تھی۔ اب اچانک پتہ چلا کہ ۲ آدمیوں نے اسے قتل کر ڈالا۔ آدمیوں نے خود پولیس کے روبرو اقرار کیا جب کہ بھائی کی مدفون جگہ سے صرف چند ہڈیاں برآمد ہوئی ہیں۔ اس کے جنازہ اور فاتحہ وغیرہ کے لیے کیا احکام ہیں؟ ابھی تک مدفون کے لیے ہڈیاں بھی نہیں ملیں اور نہ ہی ملنے کی امید ہے۔ مہربانی فرما کر راہنمائی فرمائیں۔ (ایک سائل) (۹جون ۱۹۹۵ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورتِ مرقومہ میں اگر میت کی ہڈیاں پولیس سے دستیاب ہو جائیں تو ان پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے۔ امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے پاؤں پر نمازِ جنازہ پڑھی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ملک شام میں ہڈیوں پر جنازہ پڑھا تھا۔ اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے سروں کا جنازہ پڑھا۔ اسی طرح اہل مکہ نے عبدالرحمن بن عتاب بن اسید کے ہاتھ کا جنازہ۔ صحابہ کرام کی موجودگی میں پڑھا تھا۔ کسی نے انکار نہ کیا۔ (المغنی: ۲/۴۰۷ مع الشرح الکبیر)

اور اگر ہڈیاں پولیس سے نہ مل سکیں تو غائبانہ جنازہ ادا کر لیں۔ اس کے لیے قصہ نجاشی سے استدلال ہو سکتا ہے۔ حدیث میں ہے:

'اِنَّ اَخَاکُم قَدمَاتَ بِغَیرِ اَرضِکُم ، فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَیهِ۔' (مسند ابوداود الطیالسی، رقم: ۱۱۶۴)، (سنن ابن ماجہ، بَابُ مَا جَاءَ فِی الصَّلَاةِ عَلَی النَّجَاشِیِّ، رقم: ۱۵۳۶، ۱۵۳۷)

''یعنی تمہارا بھائی تمہاری غیر زمین میں مر گیا۔ اٹھو اس کی نمازِ جنازہ پڑھو۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الجنائز: صفحہ: 144